واقفِ حکمت و اَسرار ہیں غوثِ اعظم دل کے بھیدوں سے خبردار ہیں غوثِ اعظم
شرح چہل کاف
کَفَاکَ رَبُکَ کَم یَکفِیکَ وَاکِفَۃً
کِفکًا فَھَا کَکَمِینَ کَانَ مِن لَکَکِ
تَکَرُ کَرًا کَکَرِ الکَرِ فِی کَبَدِ
تَحکِی مُشَکشِکَۃً کَلُکلُکٍ لُکَکِ
کَفَاکَ مَا بِی کَفَاکَ الکَافِ کُربَتَہٗ
یَا کَو کَبًا کَانَ یَحکِی کَو کَبَ الفَلَکَ
رئیس التحریر مناظر اہلسنّت، سرمایہ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ
مصنف
محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی (بہاولپور)
با اہتمام: الحاج سعید احمد سعید قادری
بہار مدینہ پبلشرز

الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

# شرح چہل کاف

مصنف

رئیس التحریر، مناظر اہلسنّت، سرمایہ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ
محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی (بہاولپور)

باہتمام

الحاج سعید احمد سعید قادری



ناشر

بہارِ مدینہ پبلشرز (کراچی)

نام کتاب: **شرح چہل کاف**

مصنف: ملک التحریر، مناظرِ اسلام، حضرت علامہ مفتی
محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہٗ العالی

با اہتمام: الحاج سعید احمد سعید قادری

ناشر: **بہارِ مدینہ پبلشرز** (کراچی)

اشاعت: رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ دسمبر ۲۰۰۰ء

صفحات: ۲۴

کمپوزنگ: **الریحان گرافکس** (۴۹۲۰۹۸۳)

قیمت: **16 روپے**



# فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

حضور غوثِ اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا ''چہل کاف'' ہے لیکن نہ وہ صرف معانی کے لحاظ سے مشکل ہے اس کے الفاظ بھی پیچیدہ ہیں، فقیر اس کی شرح کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ شرح سے قبل تبرکاً مختصر حالات حاضر ہیں۔

**مختصر حالات:** حضور غوثِ اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا سلسلہ ءنسب حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔ حضور غوثِ اعظم بغداد کے علاقہ جیلان میں ۴۷۱ھ حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پیدا ہوئے آپ کے والد محترم تصوف کے اعلیٰ ترین درجے پر پہنچے ہوئے تھے۔ حضرت شیخ عبدالقادر کی پیدائش کے دن اس علاقے میں جس کے گھر میں بھی کوئی پیدا ہوا لڑکا ہی تھا اس دن کوئی لڑکی پیدا نہیں ہوئی۔ غوثِ اعظم پیدائش ہی سے صاحبِ کرامت تھے۔ ایک سال عوام میں رمضان شریف کے چاند ہونے پر اختلاف ہوا تو آپ کی والدہ محترمہ نے بتایا کہ آج سحری سے عبدالقادر نے دودھ نہیں پیا اور وہ روزے سے ہے۔

**احیاء موتیٰ:** ایک مرتبہ ایک عورت کے اکلوتے مرے ہوئے بچے کو آپ نے زندہ کر دیا۔ ایک مرتبہ ایک عیسائی اور ایک مسلمان میں اپنے اپنے نبی علیہ السلام کی عظمت پر بحث ہو رہی تھی کہ آپ موقع پر پہنچ گئے اور آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا اقرار کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نبی ءبرحق ہیں لیکن افضل ہمارے نبی ءکریم ﷺ ہیں۔ باقی جہاں تک مردوں کے زندہ کرنے کا سوال ہے میں ان کا ایک غلام ہونے کی حیثیت سے بارگاہِ ربُ العزت میں دعا مانگتا ہوں اور آپ جس مردے کو چاہیں گے زندہ ہو جائے گا چنانچہ مردہ زندہ ہو گیا اور عیسائی مسلمان ہو گیا۔ (تفریح الخاطر)

**فائدہ:** مردوں کو زندہ کرنے کے بیشتر واقعات آپ کی ذات سے منسوب ہیں





بلکہ ایک بارات جو دریا میں بارہ سال پیشتر ڈوب چکی تھی اس بارات کے دولہا کی ماں دریا پر روزانہ رو دھو کر واپس چلی جاتی تھی۔ ایک روز حضور غوثِ پاک کو اس پر رحم آ گیا اور آپ کی دعا سے ڈوبی ہوئی کشتی ظاہر ہو گئی۔

**سچائی:** حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ بچپن شریف میں حصولِ تعلیم کے لئے سفر میں تھے کہ ایک نازک موقع پر آپ کی سچائی کی برکت سے ڈاکوؤں کے سردار نے نہ صرف مال واپس کر دیا بلکہ تمام ڈاکوؤں نے چوری اور ڈاکہ زنی سے توبہ کر لی۔ ایک چور آپ کے مکان میں چور بن کر آیا اور ولی ءکامل بن کر واپس لوٹا۔ آپ پیروں کے پیر بھی ہیں اور آپ کا دربار بغداد شریف میں مرجع خاص و عام ہے۔ اور تمام دنیا میں آپ کی گیارہویں شریف کی دھوم ہے۔ ربیع الآخر چونکہ آپ کا ماہِ وصال ہے اس لئے اس مہینہ میں بڑی گیارہویں شریف منائی جاتی ہے۔

**کراماتِ غوثیہ:** شیخ المحدثین علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا کہ حضرت علی ہیتی نے فرمایا، ہم میں سے جب بھی کوئی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے کرامت کا ظہور چاہتا آپ کی کرامت کا مشاہدہ کرتا، اور شیخ ابو سعید قیلوی نے فرمایا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی اللہ تعالیٰ کے حکم سے اندھوں کو بینا، کوڑھی کو تندرست اور مُردوں کو زندہ فرماتے ہیں۔

(اخبار الاخیار ص ۱۶، زبدۃ الآثار ص ۶۰)

حضور غوثِ اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی کرامات کی کثرت پر تمام مورخین و محققین متفق ہیں بلا شک و شبہ آپ کی ذاتِ اقدس مظہرِ کرامات ہے، مختلف مشائخ کرام، علمائے کبار اور محدثینِ کرام کے علاوہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ آپ کی عظیم کرامات کے متعلق اپنی مشہور زمانہ کتاب ''اشعۃ اللمعات'' میں یوں رقمطراز ہیں،

''بعضے اکابر مشائخ طریقت و سادات ایشاں مثل غوث الثقلین سیدی الشیخ محی الدین

عبد القادر جیلانی وجز ایشاں آنچناں مجد کثرت رسیدہ است کہ لایعد ولا یحصیٰ است
امام عبد اللہ یافعی گفتہ است کہ کرامات وے ثابت است بے شبہہ و معلوم است بالا
تفاق''۔

آپ کی سیرت پر لکھی گئیں تمام معتبر و مستند کتب میں آپ کی کرامات کا تفصیلی
تذکرہ موجود ہے چونکہ آپ کی ذات بچپن اور جوانی سے ہی مظہرِ کرامات ہے اور تادمِ
آخر آپ سے کرامات کا ظہور ہوتا رہا اس لئے آپ کی کرامتیں یقیناً بہت زیادہ ہیں
اور انہیں قوتِ تحریر و تقریر میں لانا نہایت مشکل ہے۔ کتبِ کراماتِ غوثیہ بکثرت ہیں
ان کا مطالعہ کریں۔

فقیر یہاں صرف آپ کے ایک جملہء کلام یعنی ''چہل کاف'' کی تشریح کرنا
چاہتا ہے۔ غور سے دیکھا جائے تو یہ بھی علمی کرامت ہی ہے جو دوسری کرامات سے علمی
کرامت درجہا بہتر سمجھی جاتی ہے۔ چہل کاف شریف کی عبارت پر غائرانہ نگاہ ڈالئے کہ
اسے عام پڑھا لکھا تو صحیح طور پر پڑھ بھی نہیں سکتا اور اہلِ علم بھی بڑے غور و خوض کے بعد
پڑھ بھی لے تب بھی اس کا مکمل طور سمجھنا آسان نہیں۔

سلسلہ قادریہ میں خصوصاً اور جملہ اہلِ اسلام میں عموماً ''چہل کاف'' بطور ورد
مروج ہے۔ فقیر اس کی شرح عرض کرتا ہے تاکہ عوام بلکہ اہلِ علم حضرات بھی استفادہ
فرمائیں، اس کا نام بھی رکھا ''**شرح چہل کاف**''۔

**محمد فیض احمد اویسی رضوی غفر لہٗ**

۲ صفر المظفر ۱۴۱۰ھ، بہاولپور، پاکستان





**مقدمہ:** ''چہل کاف'' سے وہ تین اشعار مراد ہیں جو حضور غوثِ اعظم رضی
اللہ عنہ نے بطورِ مناجات اپنے پاک قلب سے مخاطب ہو کر فرمائے۔

(سوال) حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے یہ اشعار چہل کاف کی کیا سند ہے؟

(جواب) یہ اعتراض منکرینِ اولیاء کو ہر جگہ کام دیتا ہے لیکن ہم انہیں سمجھانے کی
کوشش کرتے ہیں ممکن ہے کسی کو سمجھ آ جائے اصولی طور پر شہرت کسی دلیل کی محتاج
نہیں، علاوہ ازیں ہم اس کے متعلق چند اصول بیان کرتے ہیں۔

(۱) جو کتاب کسی مصنف کی طرف منسوب کی جاتی ہے اگر اس کتاب کے مسائل
مصنف کے عقائد کے برخلاف ہوں تو یہ شک کیا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب اس مصنف کی
تصنیف نہیں ہے۔

(۲) اگر اس کتاب کے مطالب بمقابلہ فضیلت مصنف اعلیٰ یا ادنیٰ ہوں تو بھی یہ ظن ہو
سکتا ہے کہ وہ کتاب اس کی تصنیف نہیں ہے۔

(۳) اگر اس کتاب کی انشا پردازی مصنف کی انشا پردازی کے رتبہ کی نہ ہو تو بھی اسی
قسم کا خیال ہو سکتا ہے کہ نسبت درست نہیں ہے۔

یہ اصول ہیں جن سے ہم فیصلہ کر سکتے ہیں کہ یہ کتاب فلاں مصنف کی تصنیف ہے یا
اس کی تصنیف نہیں ہے۔

مثلاً کافیہ جو نحو میں ابنِ حاجب کی تصنیف ہے اس پر صرف تواتر اور شہرت ہی
ایک دلیل ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ ابنِ حاجب کی تصنیف ہے۔

ایسا ہی بخاری شریف جو علمِ حدیث کی مسلمہ کتاب ہے جس کو محمد بن اسمٰعیل بخاری نے
مرتب کیا ہے مگر اس کی نسبت الفتُ یا صنفتُ نہیں لکھا، البتہ بعض نسخوں میں قال الامام
موجود ہے، جو ان کے کسی شاگرد کا لکھا ہوا ہے۔ یہ صرف کافیہ کی تخصیص نہیں عموماً اکثر
قدیم تصانیف درسی و غیر درسی میں یہی طریقہ مروج ہے۔ ہم ان اصول سے وثوق
سے کہہ سکتے ہیں کہ الحمد للہ یہ ''چہل کاف شریف'' حضور غوثِ اعظم سیدنا شیخ

عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا کلامِ مبارک ہے۔

علاوہ ازیں بیمار کو شفا چاہیئے اسے جس دوائی سے فائدہ ہوگا وہ اسے عمل میں ضرور لائے گا وہ اس ٹوہ میں نہ پڑے گا کہ یہ دوائی کس نے تیار کی، اس کے اجزاء کیا ہیں اور اجزاء کہاں کہاں پیدا ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ''**چہل کاف شریف**'' کی تاثیرات سے ہزاروں لاکھوں بلکہ بے شمار بندگانِ خدا ظاہری، باطنی، مادی، روحانی منافع حاصل کررہے ہیں انہیں کبھی یہ خیال بھی نہیں گذرتا کہ واقعی یہ کلام غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا ہے یا نہیں، ہاں یہ درد ابھرتا ہے تو منکرین اولیاء کو اور بس۔ اس کی مزید تفصیل فقیر کے رسالہ ''وظائفِ اولیاء پر اعتراضات کے جوابات'' میں پڑھیئے۔

**ازالۂ وھم:** محبوبانِ خدا کی زبانِ مبارک سے جو فقرے، جملے، مصرے یا اشعار نکلتے ہیں ان میں ظاہری و باطنی جتنا انوکھا پن نظر آتا ہے اتنی ہی تاثیر بھی ہوتی ہے۔ اس کا اندازہ وہ حضرات کرسکتے ہیں جو دواؤں کے مزاج و اثرات سے واقف ہیں، عام لوگوں کو تو ان فقروں اور جملوں، مصروں یا اشعار کی صرف تاثیر سے مطلب ہوتا ہے سو وہ ہو ہی جاتا ہے۔ حیرانی ہے کہ یہ لوگ بزرگوں کے کلام کی تاثیر سے تو انکار ہے لیکن عام لوگوں کے بعض کلمات سے لڑائی پر اتر آتے ہیں۔

**حکایت:** کسی منکرِ اولیاء نے کہا کہ میں درودِ تاج و ہزارہ اور قصیدہ غوثیہ اور چہل کاف کی تاثیرات کو نہیں مانتا۔ ایک منچلے نے دلائل دینے کے بجائے اسے ماں بہن کی گالی دے دیں، منکر لڑائی پر اتر آیا۔ منچلے نے کہا، بھئی میں نے کون سا گناہ کیا ہے۔ منکر نے کہا تو نے میری عزت لوٹ لی، اس نے کہا، کہاں تیری ماں اور کہاں تیری بہن۔ یہ سن کر منکر نے کہا کہ یہ بکواس جو کی ہے اس سے تو میرا کلیجہ پھٹ گیا ہے اس نے کہا تو کتنا بے وقوف ہے، تجھے اب بھی سمجھ نہیں آئی، میرے گندے الفاظ کی تاثیر سے تو تیرا کلیجہ پھٹ گیا ہے میرے اولیاء کرام اور حضور نبی پاک ﷺ کے درود و سلام اور ان کا محبوب کلام کیا کچھ نہیں ہوتا۔





**لطیفه:** یہی حال دس نمبری اور ۴۲۰ نمبر کا ہے۔ یہ بندے کسی پر چسپاں کرکے تو دیکھیں پھر اندازہ کریں کہ جناب کے سر پر کیوں جوتے پڑ رہے ہیں۔ اس طرح کی کئی مثالیں دی جاسکتی ہیں، اہلِ فہم کے لئے اتنا کافی ہے۔ اب فقیر چند دیگر وہ مثالیں عرض کرتا ہے جن کی تاثیرات کا مخالفین کو بھی اعتراف ہے۔

(۱) اصحابِ کہف مع ان کے کتے کے اسماء (صرف نام) بے شمار تاثیرات رکھتے ہیں پندرہ تو فقیر اویسی غفرلہٗ نے ''**مجرباتِ اویسی**'' میں نقل کی ہیں۔

(۲) ''مرا جاشُد خرم را نیز جاشُد زنے دہقان زاید یا نزاید'' یہ ایک ولی اللہ کی زبان سے نکلے ہیں، درد زہ اور تسہیل الولادۃ کے لئے مجرب ہیں۔

(۳) ناف ٹل جائے تو یہ لکیریں کام دیتی ہیں یعنی ناف صحیح ہوجاتی ہے۔

(۴) ''لشکر فرعون بدریائے نیل غرق شُد''۔ نوبتی بخار کے لئے مجرب ہے۔

(۵) | جلسا | علسا | عملسا | آدھے سر کے درد کو مفید ہے۔

(۶) گلے کے پھولنے کے لئے یہ نقش فائدہ دیتا ہے۔ محسوب ۳/۸

(۷) الیضاً، یہ نقش گلے میں باندھے طرفہ یہ کہ اس پر ۷۸۶ بھی نہیں لکھنا۔

نقش یہ ہے،

| مطہ | مطہ |
|---|---|
| مطہ | مطہ |

(۸) حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کا اسمِ گرامی سینہ پر لکھنے سے احتلام نہیں ہوتا۔

(۹) حضور سرورِ عالم ﷺ کا اسمِ گرامی محمد ۱۰۰ بار قلب پر روزانہ لکھنے سے عشقِ مجازی سے نجات نصیب ہوتی ہے۔

(۱۰) ہمارا تجربہ ہے کہ آسیب اور جنات کے بیماروں کے سامنے ۳ بار کہہ دو کہ ''شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ جو بغداد میں مقیم ہیں ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر تو شرافت سے چلا جائے تو بہتر ہے ورنہ تجھے ہلاک کردیا جائے گا'' (قلائد الجواہر)
ہمارا تجربہ ہے کہ جنات وغیرہ بھاگ جائیں گے کیونکہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ

عنہ کو جنات مانتے ہیں لیکن یہ جن نہیں مانتے۔

مزید دلائل فقیر کی کتاب '' **عملیاتِ اویسی** '' میں پڑھیئے۔

## اشعار و قصائدِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

آپ کی طرف عربی، فارسی کے بہت سے اشعار و قصائد اور اوراد و وظائف اور درود و سلام اور تعویذات و عملیات منسوب ہیں۔ چند ایک فقیر نے '' **سوانح غوثِ اعظم** '' میں عرض کئے ہیں ان میں یہ تین اشعار عربی زبان میں ہیں جو اپنی ساخت کے لحاظ سے عجیب نظر آتے ہیں اس لئے کہ ان میں حرف '' کاف '' کی تکرار غیر معمولی انداز سے چالیس مرتبہ ہوئی ہے اسی لئے اس کا نام بھی '' چہل کاف '' مشہور ہے۔ عام لوگوں کو ان اشعار کے پڑھنے میں دشواری ہوتی ہے لیکن جو ان کا مفہوم اور مناجاتی انداز ہے وہ بالکل آسان اور واضح ہے۔

**خواص عددِ چہل (۴۰) :** علم الاعداد کے ماہرین نے اس کے مندرج ذیل خواص بیان فرمائے ہیں۔

(۱) حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر چالیس سال تک ایک حالت میں رہا۔

(۲) پھر چالیس سال میں وہ خشک ہوا۔

(۳) ماں کے پیٹ میں بچہ چالیس روز تک نطفہ رہتا ہے۔

(۴) پھر چالیس روز تک جما ہوا خون۔

(۵) پھر چالیس روز تک گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے۔ (مشکوٰۃ، باب الایمان بالقدر)

(۶) پیدا ہونے کے بعد چالیس روز تک ماں کو نفاس آسکتا ہے۔

(۷) پھر چالیس سال کی عمر میں پہنچ کر عقل پختہ ہوتی ہے اسی لئے اکثر انبیائے کرام علیہم السلام کو چالیس سال کی عمر میں نبوت دی گئی۔

(۸) صوفیائے کرام وظیفوں کے لئے چلے یعنی چالیس چالیس روز مشقتیں کرتے ہیں تو ان کو روحانی ترقی ہوتی ہے۔





(۹) موسیٰ علیہ السلام کو بھی حکم ہوا کہ کوہِ طور پر آ کر چالیس روز اعتکاف کرو، تب توراۃ شریف دی گئی۔ **واذ واعدنا موسی اربعین لیلة**، اور جبکہ ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ لیا، بیہقی کی روایت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے بیان کی کہ **ان الانبیاء لا یترکون فی قبورھم اربعین لیلةولکن ھم یصلون بین یدی اللہ ینفخ فی الصور**۔ زرقانی شرح مواہب نے بیان کیا کہ انبیائے کرام کی روح کا تعلق اس جسمِ مدفون سے چالیس روز تک بہت زیادہ رہتا ہے بعد ازاں وہ روح قربِ الٰہی میں عبادت کرتی ہے اور جسم کی شکل میں ہو کر جہاں چاہتی ہے جاتی ہے۔

(۱۰) چالیس دن تک میت کا روح سے علاقہ رہتا ہے ممکن ہے کہ اس کی اصل کچھ ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ چالیس کے عدد میں کچھ تاثیرات ہیں اسی لئے چالیس دن پر فاتحہ کی جاتی ہے۔ ممکن ہے اس کی اور وجوہ بھی ہوں لیکن یہ تو یقین ہوا کہ چالیس عدد کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ مرتبہ ہے اسی لئے غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے کلام میں چالیس کاف جمع فرمائے اور لفظ کاف کی بھی عجیب تاثیریں ہیں وہ بھی ملاحظہ ہوں۔

**خواص کاف :** علمائے علم الحروف فرماتے ہیں '' کاف '' جمالی ہے اس کا تعلق شفقت و رحمت سے ہے۔ لفظِ کاف اللہ تعالیٰ کے ان اسمائے مبارکہ کا خلاصہ ہے جن میں پہلا لفظ کاف ہے اور یہاں ہماری مراد لفظِ کاف کے عملیات ہیں جو آگے آتے ہیں۔

### حرف کی نسبت سے اسم اللہ کے عملیات کا طریقہ :

یہ طریقہ سب سے زیادہ زوداثر اور بے خطر ہے اس طریقے پر عمل کرنے سے جسم و روح، قلب و زبان، بصارت و سماع، گفتار و کردار غرض ہر ایک شے خود بخود اصلاح کی جانب مائل ہو کر سنوارنے اور نکھرنے لگتی ہے اور موکل حروف اسم اعظم کی برکت سے جلد مانوس ہو کر تابع ہو جاتا ہے اس لئے یہ طریقہ بالکل بے خطر و بے ضرر ہے اور زوداثر بھی ایسا کہ پہلے دن ہی فیوض و برکات کے کرشمے دیکھے جاسکتے ہیں

اب عمل کرنے والے کے حال پر موقوف ہے کہ جو وقت کثافت کو لطافت سے بدلنے میں لگے گا اتنی ہی دیر ظہورِ الطاف میں ہوگی مگر یہ وقت بھی لذتِ روحانی سے خالی نہ رہے گا۔

ہر روز بعد دوگانہ ادا کرنے کے اپنے نام کے پہلے حرف کے مطابق کوئی اسمِ الٰہی منتخب کر کے ورد کریں۔

## لفظ کاف کے عملیات

اجب یا حرُ وز ائیل بحق کاف یا کافی المُوسعُ لِمَا خُلِقَ لَهُ مِن عطایا فضلہٖ یا کافی

اس عمل کے عامل کو سانپ، بچھو درندہ کوئی بھی نقصان نہ پہنچا سکے اور ان میں سے کسی جانور کو دیکھے اور اس کے حملے کا اندیشہ ہو یا سانپ بچھو کسی کو کاٹ لے تو اس کے عامل کا نام لے کر قسم دینے سے زہر ختم جائے اور حملہ کرنے والا پلٹ کر بھاگ جائے۔ اگر الموسع سین سے پڑھے تو خدا تعالیٰ اس کو غیب سے رزق عطا فرمائے اور دل غنی کرے اور کبھی مخلوق کا محتاج نہ ہو۔ ہر روز ۲۶۳ بار یا ۱۱۱ بار بجبوری ۸ بار اول و آخر درود شریف ۱۱ بار۔

## مختصر خواص ''چہل کاف''

ہر مشکل اور ہر حاجت کے لئے مجرب اور تیر بہدف ہے یہاں تک کہ قتل کے کیس اس کے ورد کی برکت سے کافور ہوتے دیکھے گئے، گیارہ بارہ لاکھ تک کورس ہے مشکل اور ضرورت کے وقت کو دیکھیں اس کے بعد کمی و اضافہ عامل کے ہاتھ میں ہے۔ اول و آخر تین بار درود شریف اور عمل کے ابتداء میں بھی حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی نیاز پکا کر صحیح غرباء و مساکین کو کھلائیں اور کام ہو جانے کے بعد بھی، اللہ تعالیٰ حضور غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے صدقے مشکل حل فرمائے گا (ان شاء اللہ تعالیٰ) اب فقیر ''چہل کاف'' کی علمی شرح عرض کرتا ہے۔





## شرح اشعار

كَفاكَ رَبُّكَ كَم يَكفِيكَ وَاكِفَةً

كَفكافُها كَكَمِينٍ كَانَ مِن لَكَكِ

**ترجمہ:** اے میرے دل تیرا رب پہلے بھی بارہا تجھے ناگہانی مصائب میں کفایت کرتا رہا ہے۔ اب بھی وہ ایسے مصائب میں تیری کفایت کرتا ہے، یا کرے گا جن کی واپسی یا جن کا رکنا ایک لشکرِ جرار کے گھات لگانے کی مانند ہے۔

**شرح:** اے میرے دل میرے مولائے کریم نے پہلے بھی تجھے یکا یک پیدا ہونے والے خطروں اور وسوسوں سے بچایا ہے۔ اور اب بھی وہ ان سے تیری حفاظت کرتا ہے اور آئندہ بھی کرے گا۔ ان خطرات اور وسوسوں کے دور ہو جانے یا ان کے رک جانے سے تو غافل اور مطمئن مت ہو جا۔ یہ تو ایسا حملہ ہے جیسے کہ ایک بھاری لشکر چھپ کر گھات لگائے ہوئے ہو کہ کب تجھے غافل پا کر دوبارہ حملہ آور ہو۔

**حل لغات:** (كَفاكَ ربكَ) جملہ دعائیہ ہے یا خبریہ ہے، رجاؤ توکل کی تقویت کے لئے۔ (كَم) خبریہ محلاً منصوب علی المصدریہ یا علی الظرفیہ ہے۔ (يكفيك) مضارع برائے استقبال یا حال یا استمرار ہے۔ (وا كفة) از الوکف (چلیدن) الواکفۃ کالنازلۃ کنایہ ہے سوء القضاء نازل ہونے والی سے محن و بلاء وغیرہ۔ مضارع مذکور کا مفعول ثانی ہے، تعمیم مع اختصار کے قصد پر جملہ اُولیٰ سے مفعول ثانی محذوف کیا گیا، الکفایہ مفعول ثانی کی طرف بلا واسطہ حرفِ جر متعدی ہوتا ہے۔

(كفكافُ) مصدر (ہمچو زلزال) لازم و متعدی مستعمل ہوتا ہے بمعنی الصرف والانصراف یہ مبتدا ہے اس کا مابعد خبر ہے، واکفہ کی خبرِ اول ہے (كَمِينُ) مصدر ہے بمعنی اختفاء یعنی دشمن کا تاک میں چھپنا، مابعد کا جملہ اس کی صفت اور کانَ تامہ ہے۔ (لكَك) ہمچو صرد لشکرِ جرار اور ہمچو کتف للک کا مخفف اس کا بھی یہی معنی ہے شاہ رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بعض نسخوں میں ملک بتقدیم الکاف ہے

اس سے شکار مراد لی جاتی ہے لیکن میں نے یہ معنی کسی لغت میں نہیں پائے۔

**فائدہ:** انصراف اگر متعدی بھی ہو تو معنی ہے تجھ سے کید و مکر کا پھرنا یا حاصلِ مصدر مراد ہے اس کا تجھ سے رکنا۔ اگر متعدی بالٰی ہو تو اس سے وہ آفات مراد ہیں جو ناگہانی طور پر واقع ہوتی ہیں۔

**ترکیبِ صرفی ونحوی:** کَفٰی، باب ضَرَبَ سے فعل ماضی معروف دو مفعول کو چاہتا ہے، کَ، مفعول بہ اول، دوسرا مفعول تعمیم اور اختصار کے واسطے حذف کر دیا گیا ہے۔ رَبُّکَ، مرکبِ اضافی فاعل۔ کَم، خبریہ مفعول مطلق تاکیدی یا مفعول فیہ، فعل اور فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ دعائیہ یا خبریہ ہوا۔ یَکفِی، باب ضَرَبَ سے فعل مضارع معروف، اس میں ضمیر مُستَتِر ہے، جو رب کی طرف پھرتی ہے، وہ اس کا فاعل۔ کَ، مفعول بہ اول، وَاکِفَة، مفعول بہ دوسرا اور موصوف، کِفکَافُهَا، مرکبِ اضافی مبتداء، کَ، جار۔ کَمِین، مجرور اور موصوف۔ کَانَ، تامہ بمعنی حَصَلَ اس کے اندر ضمیر هُوَ مُستَتِر وہ اس کا فاعل، مِن، جار۔ لُکَکِ، مجرور، جار مجرور مل کر کَانَ کے متعلق ہوئے، فعل، فاعل اور متعلق مل کر جملہ صفت کَمِینٍ کی صفت ہوئی موصوف صفت مل کر جار کا مجرور ہوا، کَکَمِین جار مجرور مل کر مبتداء کی خبر بنی، مبتداء خبر جملہ بن کر وَاکِفَةٌ کی پہلی صفت ہوئی۔

## شعر نمبر ۲:

تَکُرُّ کَرًّا کَکَرِّ الکَرِّ فِی کَبَدِ
تَحکِی مُشَکشِکَةً کَلُکلُکٍ لُکَکِ

**ترجمہ:** وہ مصائب بار بار حملہ آور ہوتے ہیں۔ ان کی مضبوطی و یک جائی اس طرح ہے جیسے کہ ایک مضبوط موٹی رسی کی لڑیاں ایک دوسرے میں پیوست ہوتی ہیں۔ یہ مصائب ایک ایسے نیزہ زن مسلح لشکر سے مشابہ ہیں جو ایک موٹے اور سخت گوشت والے اونٹ کی مانند ہو۔





**شرح:** یہ خطرات و وسواس صراطِ مستقیم سے بھٹکانے کے لئے بار بار پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی مضبوطی اور تسلسل ایک مضبوط موٹی رسی کی طرح ہے، جو ٹوٹنے کا نام ہی نہ لے، خطرات اور وسوسے ایک موٹے اور گتھے ہوئے مُہیب اور وحشی اونٹ کی مانند نیزہ انداز مسلح لشکر سے مشابہت رکھتے ہیں۔

**حل لغات:** الکر، از باب ضرب بمعنی بازگشن اور حملہ کرنا، یہاں یہی معنی مراد ہے یہ جملہ وَاکِفَة کی دوسری صفت ہے۔ کرًا، مفعول مطلق تاکیدی ہے اور لغت بالتشبیہ تمہید کے لئے ہے۔

الکَر (الثانی) سے انعطاف (پلٹنا) بعض اجزاء کا بعض کی طرف۔ الکَر (الثالث) جو مضاف الیہ ہے، بمعنی موٹا رسہ جو لیف اور مُنج سے تیار کیا جائے اور تشبیہ مصدر کی صفت ہے۔

اَلکَبَد، بفتح الباء بمعنی شدت و صعوبت۔ قرآن مجید میں ہے، لقد خلقنا الانسان فی کبد (پ۳۰، البلد) ظرف تشبیہ کی جامع اور وہ تشبیہ کے معنی سے متعلق ہے جو کاف سے مستفاد ہے، ای لقبول الوا کفه یعنی جیسے رسہ ارد گرد شے کو جکڑ لیتا ہے اور اسے سخت سے سخت طریقہ سے گھیر لیتا ہے اور جملہ کا فاعل اس کے موصوف کی ضمیر ہے۔

**فائدہ:** شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ کی شرح میں یہ شعر تیسرے نمبر پر ہے۔

تَحکِی الخ، یہ الواکفہ کی تیسری صفت ہے۔ مُشَکَشِکَةٌ، صیغہ مفعول از شَکشَکَة بمعنی تیر وغیرہ کا چبھنا، نیز اس ہتھیار کو بھی کہا جاتا ہے جس کا آخری کنارہ تیز ہو جیسے تیر وغیرہ، یہ ہتھیار والی جماعت کی صفت ہے یا تیز دھاری دار آلہ کی صفت ہے اور یہ تَحکِی کی صفت ہے اور اس کی ضمیر فاعل واکفہ کی طرف راجع ہے۔ لُکلُک، ہُد ہُد کی طرح موٹا اونٹ، یہ مشکشکة کی صفت ہے۔

لُکَکِ، بفتحتین۔ پُر گوشت جوان اونٹ۔

## ترکیبِ صرفی و نحوی

تکو، باب ضَرَبَ سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب ضمیر ھی اس کے اندر مُستتر ہے، جو واکفۃ کی طرف پھرتی ہے، وہ اس کا فاعل کرًا۔ مصدر، مفعول مطلق اور موصوف ک۔ جار، کر، مجرور اور مضاف، الکر۔ مضاف الیہ جار مجرور مل کر صفت ہوئی، فی۔ جار، کبد۔ مجرور، جار مجرور تشبیہ کے جو کاف سے مستفاد ہے۔ فعل فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ دوسری صفت وَا کِفَۃً کی ہوئی، تحکی باب ضَرَبَ سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب، اس کے اندر ضمیر ھِی مُستتر ہے، جو وَاکفۃ کی طرف پھرتی ہے، وہ اس کا فاعل مُشَکشِکَۃً۔ مفعول بہ ک۔ جار، لُکلُک مجرور اور موصوف، لَکَکِ۔ صفت، فعل فاعل اور مفعول مل کر فعلیہ تیسری صفت واکفَۃً کی ہوئی۔

## شرح شعر نمبر ۳

کَفَاکَ مَا بِی کَفَاکَ الکَافِ کُربَتَہٗ

یَا کَوکَبًا کَانَ یَحکِی کَوکَبَ الفَلَکَ

**ترجمہ:** اے میرے دل، خداوند کریم نے تجھے اس تمام رنج اور پریشانی سے جس میں میں مبتلا ہوں، کفایت کی۔ اے میرے دل، تو ستارہ ہے جو آسمان کے ستارہ سے مشابہ ہے۔

**شرح:** یعنی اے میرے دل جسے میں آسمانی ستارہ کی مانند سمجھتا ہوں، خدا نے تجھے ان تمام مصائب سے جو مجھ پر نازل ہوئے محفوظ رکھا۔

### ترکیبِ صرفی و نحوی

کَفَا، باب ضربَ سے ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، ضمیر ھُو اس کے اندر مُستتر ہے، جو رَب کی طرف پھرتی ہے، وہ اس کا فاعل یا اَلکاف اس کا فاعل، ک۔ پہلا مفعول بہ ما، موصولہ بِی۔ جار مجرور فعل محذوف کے متعلق ہو کر صلہ ہوا،





موصول صلہ مل کر دوسرا مفعول بہ ہوا، فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، دعائیہ یا خبریہ ہوا۔ کَفَا، فعل، ک۔ پہلا مفعول بہ الکاف، اسم فاعل مخفف الکافی کا وہ اس کا فاعل، کُرتَبَہٗ۔ مرکب اضافی دوسرا مفعول بہ، فعل فاعل پہلا اور دوسرا مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ دعائیہ یا خبریہ ہوا۔

یَا۔ حرفِ ندا، کوکبًا۔ منادیٰ موصوف، کَانَ۔ فعل ضمیر اس میں فاعل یحکی، باب ضَرب سے مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، ضمیر مُستتر، فاعل کوکبَ الفلکِ۔ مرکب اضافی مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر کوکبا کی صفت ہوئی۔

## القصیدۃ الغوثیہ

چہل کاف کی طرح قصیدہ غوثیہ شریف بھی بڑا پُر تاثیر وظیفہ ہے۔ تبرک کے طور پر شرح چہل کاف کے ساتھ ملایا جا رہا ہے تاکہ ناظرین اس سے بھی بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ قصیدہ غوثیہ شریف کے متعلق اکثر بزرگوں سے سنا ہے کہ اس کا پڑھنا بفضلہ تعالیٰ دینی و دنیاوی حاجات و مہمات کی برآری کا ذریعہ ہے۔ حضرت سلطان الاولیاء قصیدہ شریف میں خود بھی ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی برکت سے (جو ان کے جدِ اعلیٰ ہیں) جن طالبوں یا سالکوں کی آنکھوں پر غفلت کے پردے پڑے ہیں "میری یاد" سے ان کے دل منور اور آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔

شرح قصیدہ غوثیہ، الموسوم بہ " اللآلی المضئیہ فی شرح القصیدۃ الغوثیہ" فقیر نے ایک عرصے سے تیار کر رکھی ہے کسی بندہ خدا کی ہمت کے انتظار میں ہے۔ اس سے قبل فقیر نے قصیدہ غوثیہ شریف کے چند اشعار کے خواص و فوائد مرتب کئے جسے حضرت پیرِ طریقت الحاج محمد رضا فریدی مدظلہ نے کراچی سے شائع کی اور اس پر حضرت صاحبزادہ والا شان علامہ سید پیر محمد عارف شاہ صاحب اویسی ترمذی مدظلہ نے پُر مغز مقدمہ سپردِ قلم فرمایا جس کی افادیت میں چار چاند لگ گئے اب وہ بھی

نایاب ہیرہ ہے۔ حضرت فریدی صاحب تو امریکہ کی بہاروں میں مست ہیں کوئی خدا کا بندہ اس نایاب ہیرے "**قصیدہ غوثیہ مع خواص وفوائد اویسیہ**" کو دوبارہ شائع فرمائے تو بے شمار خلقِ خدا کا بھلا ہوگا۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری

ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور، پاکستان۔

یکم جمادی الثانی ۱۴۲۱ھ، یکم ستمبر ۲۰۰۰ء بروز جمعۃ المبارک

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِی نَحْوِی تَعَالِی

ساغر بھرے ہیں عشق نے بزمِ وصال کے — لا جس قدر بھی خم ہیں شرابِ جمال کے

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِی فِی کُؤُسٍ
فَهِمْتُ بِسُکْرَتِی بَیْنَ الْمَوَالِی

ساغر بھرے ہوئے میری جانب رواں ہوئے — میں ہوں میانِ حلقہ یارانِ حال کے

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوا
بِحَالِی وَادْخُلُوا اَنْتُمْ رِجَالِی

آواز دے رہا ہوں کہ اقطابِ دہر آؤ — خواہاں ہو تم اگر ابھی اصلاحِ حال کے





وَهُمُّوا وَاشْرَبُوا اَنْتُمْ جُنُوْدِی
فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِی مَلَالِی

ہمت کرو۔ بڑھو۔ چلے آؤ اٹھاؤ جام — یہ خُم خُم بھرے ہیں شرابِ وصال کے

شَرِبْتُمْ فُضْلَتِی مِنْ بَعْدِ سُکْرِی
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّی وَاتِّصَالِی

میری بچی شراب تو پی تم نے دوستو! — لیکن ابھی تو دور ہیں زینے وصال کے

مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰکِنْ
مَقَامِی فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالِی

تم سب کا بھی بلند اگرچہ مقام ہے — شایاں نہیں ہو تم مری شانِ کمال کے

اَنَا فِی حَضْرَةِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِی
یُصَرِّفُنِی وَحَسْبِی ذُو الْجَلَالِ

میں تو غریقِ جلوہ حسنِ قدیم ہوں — کافی کرم ہیں مجھ پہ مرے ذو الجلال کے

اَنَا الْبَازِیُّ اَشْهَبُ کُلِّ شَیْخٍ
وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِی

ہوں جرہ باز سارے شیوخانِ دہر کا — کس کو ملے ہیں اوج یہ فضل و کمال کے

كَسَانِى خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِى بِتِيجَانِ الْكَمَالِ
پہنے ہوئے ہوں عزم و عزیمت کی خلعتیں　　کتنے ہی تاج ہیں میرے سر پر کمال کے

وَاَطْلَعَنِى عَلٰى سِرٍّ قَدِيْمٍ
وَقَلَّدَنِى وَاَعْطَانِى سُؤَالِى
رازِ قدیم سے مجھے آگاہ کر دیا!　　مجھ پر عطائیں کیں ہیں عوض ہر سوال کے

وَوَلَّانِى عَلَى الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُكْمِى نَافِذٌ فِى كُلِّ حَالِ
والی بنایا ہے مجھے اقطاب دہر کا　　نافذ ہے میرا حکم اب ہر اک کے حال کے

فَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّى فِى بِحَارٍ
لَصَارَ الْكُلُّ غَوْرًا فِى الزَّوَالِ
پانی سمندروں میں نہ باقی رہے کہیں　　میں اُن پہ کھول دوں جو رموز اپنے حال کے

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّى فِى جِبَالٍ
لَدُكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَيْنَ الرِّمَالِ
ہو جائے اُن پہ فاش میرا رازِ عشق گر　　ہو جائیں ریزہ ریزہ یہ تودے جبال کے





وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّى فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِى
میں گر کروں بیان محبت کی داستاں　　ہو جائے آگ سرد بغیر اشتعال کے

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّى فَوْقَ مَيْتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰى تَعَالٰى
مُردہ اگر سُنے جو کبھی میرے راز کو　　جی اُٹھے یہ کرم ہوں مرے ذوالجلال کے

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ
تَمُرُّ وَتَنْقَضِى اِلَّا اَتَالِى
مستقبلِ جہاں کے منظر ہیں سامنے　　پردے تمام اُٹھ گئے ماضی و حال کے

وَتُخْبِرُنِى بِمَا يَاْتِى وَيَجْرِى
وَتُعْلِمُنِى فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِى
آگاہ کرتے ہیں یہ زمانے مجھے مُدام　　یارو عبث ہیں قصد یہ بحث و جدال کے

مُرِيْدِى هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ
وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالِ
ہے تشنگی میں لُطف کہ عینِ غنا ہے وہ　　میرے مُرید نام لے بس ذوالجلال کے

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

اَللّٰہُ رَبِّیْ خوف نہ کر اے مرے مُرید — ہے منزلِ مُراد قریں میرے حال کے

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاءُوْسُ السَّعَادَۃِ قَدْ بَدَالِیْ

مرے جِلو میں خیر و کرم کے نقیب ہیں — چرچے ہیں آسماں سے زمیں تک کمال کے

بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ
وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

اللہ کے شہر و مُلک ہیں سب میری مِلکیّت — محکوم ہیں یہ سب مرے راضی وحال کے

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

سب ملک میرے سامنے یوں ہیں کہ خاک پر — پھینکے ہوں جیسے رائی کے دانے اُچھال کے

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا
وَّنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

سردارِ قوم قطب کا درجہ مجھے دیا — مولائے کل کے لطف جو شامل تھے حال کے





فَمَنْ فِیْ اَوْلِیَآءِ اللّٰہِ مِثْلِیْ
وَمَنْ فِی الْعِلْمِ وَالتَّصْرِیْفِ حَالِ

ہوں اولیائے وقت میں بیمثل و بے نظیر — ہیں اختیار علم کے تصریف حال کے

رِجَالِیْ فِیْ هَوَاجِرِهِمْ صِیَامٌ
وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَاللَّاٰلِیْ

تپتے دِنوں میں صوم سے رہ کر میرے مُرید — رخشاں ہیں تیرگی میں یہ موتی کمال کے

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَهٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

رکھتے ہیں اولیائے تقلیدِ نقشِ پا — رہبر مرے ہیں چاند جہانِ کمال کے

نَبِیٌّ هَاشِمِیٌّ مَکِّیٌّ حِجَازِیْ
هُوَ جَدِّیْ بِهٖ نِلْتُ الْمَوَالِیْ

یعنی نبی ہاشمی — مکّی شہِ حجاز — صدقہ اُنہی کا ہیں مراتب کمال کے

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

جاسوسِ شاہ سے بھلا ڈرتا ہے کیوں مُرید — جوہر نہاں ہیں مجھ میں جدال و قتال کے

أَنَا الْجِيلِيُّ مُحِي الدِّيْنِ اِسْمِي

وَأَعْلَامِي عَلٰى رَأْسِ الْجِبَالِ

جیلی ہوں اور دین کا محی لقب میرا — کوہ و جبل پہ نصب ہیں پرچم جلال کے

أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِي

وَأَقْدَامِي عَلٰى عُنُقِ الرِّجَالِ

میرا بڑا گھرانا ہے دادا حسن میرے — ہیں پاؤں گردنوں پر تمامی رجال کے

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِي

وَجَدِّيْ صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

موسُوم ہوں میں بندۂ قادر کے نام سے

جد میرے تاجدار ہیں عینُ الکمال کے

# ہماری کتب

- گیارہویں اولیاء وعلماء کی نظر میں
- قرض لینے دینے کے احکام
- تاریخ تفسیر القرآن
- شرح حدیثِ قسطنطنیہ
- شرح چہل کاف
- احادیثِ موضوعہ اور امام احمد رضا
- خزانۂ خدا کی چابیاں حبیبِ خدا کے ہاتھ میں
- حیاتِ کاظمی (رحمۃ اللہ علیہ)
- ختنہ کی تحقیق اور احکام
- تفسیر سورۂ اخلاص
- غریبوں کا حج
- حدیث اول ماخلق اللہ نوری کی تحقیق